111983 ـ كيا زانى عورت كا نكاح فسخ ہو جاتا ہے ؟

سوال

كيا اگر شادى شدہ عورت زنا كرے تو وہ بيوى رہتى ہے، يا كہ اس كا نكاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس فعل كى بنا پر اسے طلاق ہو جاتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب شادى شدہ عورت زنا كا ارتكاب كرے تو اس سے اس كا نكاح فسخ نہيں ہوتا، اور نہ ہى صرف يہ معصيت واقع ہونے سے اسے طلاق ہوتى ہے، ليكن.. اگر وہ توبہ نہ كرے اور اس فحش كام پر اصرار كرے تو اس كے خاوند كو اسے طلاق دينے كا حكم ديا جائيگا، تا كہ وہ اپنى عزت اور اولاد كى حفاظت كر سكے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر عورت مرد سے زنا كرے، يا اس كا خاوند زنا كرے تو عام اہل علم كے قول كے مطابق نكاح فسخ نہيں ہوگا، چاہے زنا دخول سے قبل ہو يا دخول كے بعد، ليكن امام احمد نے بيوى كے زنا كرنے كى صورت ميں مرد كے ليے بيوى كو چھوڑنا مستحب قرار ديا ہے.

ان كا كہنا ہے: ميرے رائے كے مطابق اس طرح كى عورت كو ركھنا نہيں چاہيے، كيونكہ خدشہ ہے كہ وہ اس كا بستر خراب كريگى، اور ايسى اولاد اس سے ملحق كريگى جو اس كى نہيں.

ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں: لگتا ہے جس نے اس عورت كو ناپسند كيا ہے وہ حرام ہونے كى وجہ سے نہيں بلكہ مكروہ ہے، تو يہ امام احمد كے اس قول جيسا ہى ہو گا.

امام احمد رحمہ اللہ كا قول ہے:

وہ تين حيض سے اس كا استبراء رحم كيے بغير اس سے وطئ اور جماع نہ كرے...

اور بہتر يہى ہے كہ ايك حيض كے ساتھ ہى اس كا استبراء رحم كافى ہے " انتہى كچھ كمى و بيشى كے ساتھ

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (9 / 565).

اور کشاف القناع میں درج ہے:

" اور اگر دخول سے قبل یا بعد عورت زنا کرے تو نکاح فسخ نہیں ہوتا، یا پھر مرد اپنی بیوی سے دخول کرنے سے قبل یا بعد زنا کا مرتکب ہو تو زنا سے نکاح فسخ نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس کے نکاح میں رہنا حرام ہوتا ہے، بعض جنہوں نے زانیہ کے نکاح سے ممانعت کا کہا ہے انہوں نے اس کے نکاح میں ہمیشہ رہنا میں فرق کرتے ہوئے ایسا کہا ہے.

اس قول والوں نے عمرو بن احوص حبشی رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے کے موقع پر موجود تھے، وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے کہا:

" عورتوں کے ساتھ اچھا اور بہتر سلوك کیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے ماتحت اور قیدی ہیں، تم انہیں تکلیف دینے کے مالك نہیں، الا یہ کہ اگر وہ واضح فحش کام کریں اگر وہ اس کی مرتکب ہوں تو ان کے پاس مت جاؤ اور بستر میں انہیں علیحدہ چھوڑ دو، اور انہیں مارو لیکن وہ زخم نہ کرے اور ہڈی نہ توڑے، اور اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم ان کے خلاف کوئی راہ تلاش مت کرو "

علامہ شوکانی عمرو بن احوص رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں:

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے، اور ابن عبد البر "الاستیعاب " میں عمرو بن احوص کے حالات زندگی لکھتے ہوئے کہتے ہیں: اور خطبہ کے متعلق اس کی حدیث صحیح ہے" اھـ

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 2).

اور خطبہ کے متعلق ان کی یہی حدیث ہے اس کی دلیل ان کا یہ قول ہے:

" تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی "

اور یہ وعظ و نصیحت ہی خطبہ ہے جیسا کہ معروف بھی ہے....

اس سے آپ یہ جان سکتے ہیں کہ جس کا قول یہ ہے: جس کی بیوی نے زنا کیا تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا اور وہ اس پر حرام ہو گئی " یہ قول تحیقیق کے خلاف ہے، باقی علم تو اللہ تعالی کے پاس ہی ہے " انتہی.

دیکھیں: اضواء البیان (6 / 82 ـ 83).

والله اعلم .